REGISTERED.

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۱) مطبوعہ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

نواب محسن الملک علی گڈھ کالج کے سکرٹری ہیں استعفا دینا چاہتے ہیں۔ **مسودہ** قانون انتقال اراضی کی آخری رپورٹ کمیٹی نے پیش کردی۔ **سٹیشن** جہانگیرہ پر ۳ اکتوبر کو ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں نے بندوقوں کے فیر کئے۔ ۲ پولیس مین ۲ چوکیدار مسلح نہ ہونے کے سبب سے بھاگ گئے۔ مال لوٹا اور چلتے ہوئے۔ **بمبئی** میں مویشیوں کی افزائش نسل کی ایک بڑی بھاری کوشش ہونے والی ہے۔ **شملہ** میں ایشیاٹک سوسائیٹی بنگالہ میں حضور لارڈ کرزن نے ایک برجستہ تقریر کی۔ **گورنمنٹ** انڈیا کے دفاتر کلکتہ جائیں گے۔ یہہ افواہ غلط تھی کہ طاعون کے خوف سے موسم سرما میں شملہ ہی میں رہیں گے۔ **کلکتہ** میں طوفان زدگان کا چندہ ۴۵ ہزار تک پہنچا۔ کلکتہ کے مضافات اور دیہات کو سخت نقصان پہنچا۔ مویشی بہ گئے۔ دیہات میں پانچ پانچ فٹ پانی کھڑا تھا۔ فصل کو سخت نقصان پہنچا۔ **میانمیر** میں ہیضہ کا زور ہے۔ **چھاونی** کلکتہ میں بھی ہیضہ پھوٹا۔ **جودھپور** کی فوج لانسرز ہانگ کانگ سے شنگھائی کو روانہ ہوگئی۔ **کسولی** میں پیسٹور انسٹی ٹیوٹ میں برہمن بھی علاج کے لئے جانے لگے۔ عقلمندی کی بات ہے۔ **کاشغر** و سمرقند کو روس قبضہ میں لانا چاہتا ہے۔ یہاں ایک فارسی کا مدرسہ بھی فوجی افسروں کے لئے کھولا ہے۔ **ہندوستان** کی فوجی ڈاکٹری صیغہ میں بوجہ افسروں کی قلت کے پنشن یافتہ افسر مقرر کرنے پڑے۔

بمبئی میں طاعون ابھی چلا ہی جاتا ہے۔ **امتحان** پشتو پشتو بولنے والے ملک کے ایک باشندہ کے ساتھ گفتگو کرائی جاتی ہے۔ اور اس میں صرف و نحو و تلفظ کی صحت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی امیدوار اس میں پاس نہ ہو تو دیگر پرچہ ہائے امتحان اس کو نہیں دیئے جاتے۔ **چوکی** دیہات تاجک و درنگو ضلع راولپنڈی میں تعزیری پولیس ایک سال تک اور رہیگی۔ **جیارام** میونسپل کمشنر سوہنا ضلع گورگانوہ بوجہ مجرم قرار دیئے جانے دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند موقوف کیا گیا۔ **نواب** لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے صاحبان جج چیف کورٹ سے دریافت کیا ہے کہ اگر شادیوں اور نکاحوں کی رجسٹری لازمی کردی جائے تو کیا اس سے مقدموں کی تعداد میں کمی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ **نواب** لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سالانہ رپوٹ دیوانی پنجاب پر یہہ ریمارک لکھتے ہیں کہ آئندہ کوئی قایم مقام منصف مستقل منصف نہ مقرر کیا جائے جب تک اس کے کام اور رویہ کی نسبت صاحب ڈسٹرکٹ جج اور صاحب ڈویزنل جج بالاتفاق سفارش نہ کریں۔ **۲۰** اکتوبر کو انبالہ میں کمیشن ترقی نسل اسپاں جمع ہوگی اور رامپور کرنال اور احمدنگر اور مدراس اور کاٹھیاواڑ اور راجپوتانہ میں اجلاس کر کے اخیر دسمبر تک کلکتہ میں پہنچ جائیگی۔ **مہاراجہ** جیپور نے اور ایک لاکھ روپیہ خیراتی اوقات کے لئے عطا فرمایا اور جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر نے بطور حصہ سرمایہ وقف سپرد خزانچی کئے۔ **اضلاع** دہلی۔ حصار۔ رہتک۔ لدھیانہ۔ لاہور میں کسی قدر بخار کی شکایت ہے۔ **جنوبی** چین کے باشندے ہر سال ایک دن کتے کا گوشت اس

خیال سے کھاتے ہیں کہ بیماری سے بے فکر ہو جائیں۔ حماقت ہے۔ **ہیرے** کی پہچان یہہ ہے کہ ایک سفید کاغذ پر پنسل کا نقطہ لگا کر ہیرے کے اندر سے دیکھو اگر یہہ ایک ہی نظر آئے تو سمجھو کہ ہیرا اصلی ہے اور اگر زیادہ نقطے دکھائی دیں یا یہہ نقطہ پھیل جائے تو ہیرا کھرا نہیں ہے۔ **شاہی** گروہ میں ملکہ رومینیا ہی ایک لیڈی ہیں جو عوام میں لکچر دیتی ہیں۔ **بادل میں غبارہ** اسٹنڈارڈ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ میں معہ اپنے مسٹر مل مرے نخیل کے صبح کے چھ بجے غبارہ میں بیٹھکر اوپر کو اڑا۔ ہمارے سر پر بادل چھایا ہوا تھا جو فی گھنٹہ پچاس میل کی رفتار سے جا رہا تھا۔ ہمارا غبارہ چالیس میل کے حساب سے جا رہا تھا۔ لیکن پھر ہم نے رفتار زیادہ کردی یہاں تک کہ بادلوں کو پکڑ لیا تھوڑی دیر بعد ہمارے ارد گرد بجلی چمکنے لگی۔ اور بادل گرگرانے لگے اس وقت ہم نے زمین پر تار دیا کہ یہہ یہہ معاملہ ہے۔ ہم نے اس خوفناک حالت میں زیادہ عرصہ تک ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ خوف تھا مبادا بجلی ہماری جان کا خاتمہ کردے۔ اس لئے ہم نے اپنے تجربہ کو آیندہ کے لئے ملتوی رکھکر اترنا شروع کیا۔ یعنے ہم کو بخوبی معلوم ہوگیا کہ غبارہ سے لیکر زمین تک تار برقی اپنا کام پورے طور پر کر سکتی ہے۔ **متفقہ** فوجوں نے ۲۰ تاریخ کولی ہنگ میں جنوبی قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ فوجوں کو چار سرنگوں کا سامنا ہوا جن میں بہت سی واردات گذریں۔ **لندن** ۷ ستمبر سر رابرٹ ہارٹ نے غیر ملک کے کمانڈروں کو تنبیہہ کیا ہے کہ چینی پکنگ اور ٹین ٹسن سے سلسلہ مراسلت کو روکنے کے واسطے جمع ہو رہے ہیں۔ **شملہ** چینی فوج کشی کا کل مصارف قریب چودہ ہزار پونڈ ۱۲ اگست تک ہوا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای - ایم - ویری صاحب ڈی ڈی - ایڈیٹر
پادری - این - پربداس صاحب - پنڈت رامانند صاحب اور منشی عالم - اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری پی - گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی - اے + پادری پی - سی - اوپل صاحب
پادری جی - ایل - ٹھاکر داس صاحب - پادری چمن سنگھ صاحب
پادری - بی - ایل - رائے صاحب + پادری کیدار ناتھ صاحب متفرق } کارسپانڈنٹس

جنگ چین - تمام طاقتوں نے مل کر لی ہنگ چنگ کو کہدیا ہے اور شہنشاہ چین کے پاس یہہ پیغام بھیجا ہے کہ شہنشاہ پیکن میں تشریف لے آویں اور یہاں آکر باکسروں کے سرغناؤں کو سزا دیں - اور یہاں اس کی حفاظت کی تمام طاقتیں ذمہ وار ہوتی ہیں - سلطنتوں کا ارادہ یہہ ہے کہ جس طرح ہو سکے شہنشاہ کو شہنشاہ بیگم کے زبردست اثر سے آزاد کریں - کیونکہ شہنشاہ چین اجنبیوں کو پسند کرتا ہے - درصورت شہنشاہ کے پیکن میں واپس نہ آنے کے یوروپین سلطنتیں ملک کو تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں - مگر شہنشاہ چین نے مذکورہ بالا پیغام کا اس وقت تک کوئی جواب نہیں دیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ پیکن میں آنے سے ڈرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ کہیں گرفتار نہ کر لیا جاوے - مگر یاد رہے کہ یوروپین اور امریکن سلطنتیں اپنے معاہدہ کی ہمیشہ پابند رہتی ہیں - یہہ بدعہدی اور پیمان شکنی تو چینیوں ہی کا حصہ ہے - روس اپنی چالبازیوں سے کبھی نہیں چوکتا - اس کی پالیسی کا کچھ سر پیر نہیں آتا ؛

جنگ ٹرنسوال - لارڈ رابرٹس صاحب نے ٹرنسوال میں ایک نیا اشتہار مشتہر کیا ہے - اس میں بتلایا گیا ہے کہ اگر بوئروں کے سرگروہ ہتھیار ڈالدیں اور اطاعت قبول کرلیں تو قیدیوں کو چھوڑ دیا جائیگا اور امن وامان قایم کر دی جائیگی - جایداد یں جو چھین لی گئی ہیں واپس کر دی جائینگی - اس اشتہار کا اثر نہایت ہونہار ہوتا معلوم ہوتا ہے - ابھی تک لارڈ رابرٹس نے لنڈن میں واپس آنے کی تاریخ نہیں ظاہر کی ہے - اور لارڈ موصوف اپنے کام اور فرائض کو بخوبی جانتے ہیں - جس وقت واپس آنا مناسب خیال کریں گے اس وقت واپس آئیں گے -

بوئروں نے والنٹیر فوج کا کچھ مال لوٹ لیا - ایک ٹرین کو پٹڑی سے گرا دیا - جس سے پانچ سپاہی ہلاک اور ایک افسر اور اٹھارہ سپاہی زخمی ہوگئے - بہرحال اب جنگ ٹرنسوال خاتمہ پر ہے اور فری سٹیٹ اور ٹرنسوال کے لئے جنگی پولیس مقرر کی جائیگی ہے - جس کا انتظام کرنل بیڈن پاول کے ہاتھ میں ہے - امید ہے کہ چند روز میں قرار واقعی انتظام ہو جائیگا ؛

انتخاب پارلیمنٹ میں اب تک تین سو سے زیادہ کنسرویٹو پارٹی کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں اور ۱۰۲ لبرل ہوئے ہیں - آئرش پارٹی کے ۷۲ ممبر منتخب ہوئے ہیں - اس وقت کنسرویٹو یا یونینسٹ کا زور ہے جن کا اصول یہہ ہے کہ سلطنت کو ہر طرح سے مضبوط بنانے کے علاوہ سلطنت کو وسعت بھی دی جاوے - لبرل پارٹی کا اصول سلطنت گلیڈسٹون کے زمانہ میں یہہ تھا کہ سلطنت کے بڑھانے میں اسقدر زور نہیں دیا جاتا تھا جتنا سلطنت کے مضبوط کرنے پر - مگر اب لبرل پارٹی نے بھی مضبوطی کے ساتھ توسیع سلطنت کو شامل اصول کر لیا ہے اور دونو پارٹیوں کے اخبارات بڑے زور میں ہیں مگر کنسرویٹو کامیاب ہوتے نظر آتے ہیں ؛

تار برقیات

انتخاب پارلیمنٹ میں یونینسٹ لوگ پوری طاقت میں ہے - **سلطنت چین** نے اشتہار دیا کہ باکسروں کے سرغناؤں کو سزا دیجائیگی - اس پر جرمنی نے بھی ایک اشتہار شایع کیا کہ تمام سلطنتوں کو اپنے سفیروں کو ہدایت کرنی چاہئے کہ پڑتال کریں کہ آیا باکسروں کے سرغنوں کو سزا دی گئی ہے یا نہیں - اس تجویز پر سب طاقتیں متفق ہیں - **انگریزی گورنمنٹ** نے پلکو یانڈی کے علاقہ کو آباد کرنے کی اجازت دی - جاپان اس خوشی میں پھولا نہیں سماتا - اس جگہہ کو جاپانی نو آبادی بنائیں گے - **امیر نام جہاز** نہر سویز میں پھنس گیا - نہر کے بند ہونے سے یہہ آفت آئی اور بھی کئی رکے ہوئے ہیں - **لنکاشائر** میں کپاس کے گراں ہو جانے سے کپڑوں کے کارخانے بند پڑے ہیں - **سلطنت چین** سیانفو کو دار الخلافہ بنانا چاہتی ہے - گورنروں سے چندہ لینے کا ارادہ ہے - **منچسٹر** میں جنرل پوسٹ آفس میں آگ لگنے سے صیغہ تار برقی جل گیا - **سیکسنی** کے پرنس ایڈورڈ صاحب مقام ولکان میں جنگی قواعد دیکھ کر آتے تھے - امنسٹ میں گاڑی سے ٹکر کر مر گئے - **آشانٹی** میں پانچ انگریزی افسر زخمی ہوگئے - ابھی یہاں کسیقدر بغاوت چلی جاتی ہے - **لارڈ ہوپٹن** جدید گورنر جنرل متحدہ اسٹریلیا کو ہوٹل سسل لنڈن میں دعوت دی گئی - **مسٹر گوشن** نے چین میں ہندوستانی فوج کی مدد کا اقرار کیا - **لارڈ کرامر** صاحب لنڈن سے قاہرہ میں آگئے - **سوڈان** فوج سوڈان کو شہر ڈنبلہ کی آزادی عطا کی گئی - **امریکن** انتخاب میں مسٹر برایان بھی پریسیڈنٹ ہونے کی کوشش کرتے ہیں - **مسٹر ہربرٹ گلیڈسٹون** (لبرل پارٹی کے مضبوط رکن) کہتے ہیں کہ لارڈ سالسبری آیندہ سال پورا ہونے سے پہلے ہی استعفا دیدیں گے اور بعد ازاں مسٹر چیمبرلین کنسرویٹو وزارت کے سرگروہ ہونا چاہتے ہیں - **برطانیہ** کی تجارت درآمد برآمد میں ماہ ستمبر میں عظیم فایدہ ہوا - **گلاسگو** میں طاعون سے ایک اور مرگ واقعہ ہوئی - **شہنشاہ چین** تنگانفو کو چلتا ہوا - **نصف** جاپانی فوجیں وطن کو جانے والی ہیں - **جوہانسبرگ** میں کئی بوئر کاشتکار گرفتار ہوئے جو جنگ کرنے والے بوئروں کو خوراک پہنچاتے تھے - **امریکہ** میں ایک بے نظیر طاقت والا بڑا بھاری انجن تیار کیا گیا ہے جس کا وزن معہ ٹنڈر کے ۱۶۰ ٹن ہے اور ۶۶ پہیوں کے چھکڑے جن میں ۱۴ میل مربع کی پیداوار بھری ہو باسانی کھینچ لیجا سکتا ہے - اس کے سلنڈر کا قطر ۲۳ - ۱ انچ ہے - اور بائلر ۱۰ فٹ سے زیادہ بلند ہے - انجن اور ٹنڈر کی مجموعی لمبائی ۶۲ فٹ ۳½ انچ ہے - ٹنڈر میں ایک وقت میں پانچہزار گیلن پانی اور ۱۰ ٹن کوئلہ سما سکتا ہے ؛

خداوند کی دُعا کی تفسیر کلامِ الٰہی سے

متی ۶: ۹ و لوقا ۱۱: ۲

میرے عزیز بھائیو میں نے مناسب جانا کہ خداوند کی دعا پر جو ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں کو سکھائی کچھ لکھوں۔ اس غرض سے کہ ہم کو فائدہ ہووے اور خاصکر ان کو جو اس دعا کے منکر ہیں۔ ساتھ ہی اسکے میں یہہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی کسی قسم کی بھول چوک یا غلطی ہو جائے تو راقم کو معاف فرمائیں۔

اوّل۔ اے میرے عزیز بھائیو ہم سب مسیحی جانتے ہیں۔ اور مانتے ہیں۔ اور خداوند کی دعا کو اپنی دعا کے ساتھ کرنے بھی ہیں۔ تو کس سبب سے خداوند کی دعا کو اپنی دُعا کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ کلام پاک میں یہہ دعا لکھی ہوئی ہے۔ اور خود ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھائی اس سبب سے ہم اس دعا کو مانگتے ہیں۔ کیونکہ ہم بھی مسیح کے شاگرد ہیں۔ اور یہہ دعا اس نے ہم کو بھی بتلائی جس کا ذکر کلام پاک میں ہے۔ اور نہ صرف ہم کو بلکہ ان کو بھی جو اپنے گناہوں سے توبہ کرتے اور اس کے نام پر ایمان لاتے اور بپتسمہ لیتے اور اس کی پاک کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں۔ پس جس طرح مسیح نے یہہ دعا اپنے شاگردوں کو تعلیم کی ہم کو بھی تعلیم کی تا یہہ امر کہ ہمارے خداوند نے یہہ دعا کیوں سکھلائی۔ لوقا ۱۱: ا سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہمارا خداوند ایک جگہ دعا مانگتا تھا۔ جب مانگ چکا تو اس کے ایک شاگرد نے اس کو کہا کہ اے خداوند ہم کو دعا مانگنا سکھا۔ جیسا کہ یوحنا نے اپنے شاگردوں کو سکھایا۔

اس کے علاوہ یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح دعا مانگنے کا مختصر نمونہ بتلاتا ہے جس میں بے فائدہ بک بک اور ریاکاری مطلق نہیں ہے۔ بلکہ بہت آسانی سے مختصر طور پر کل حاجتیں بیان کی گئی ہیں جو ہر ایک عالم اور جاہل آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا اور اس دعا کو مانگ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ لوقا ۱۱: ۲ میں ہمارا خداوند فرماتا ہے کہ جب تم دعا مانگو تو کہو اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے وغیرہ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے خداوند کی یہہ دعا مانگنے سے یہی غرض تھی کہ یہہ دعا کلیسیا میں مانگی جاوے ہمیشہ ہر زمانے کے لئے۔ اور یہہ یاد رہے کہ یہہ دعاؤں کا نمونہ ہے۔ اور اس میں مسیحیوں کی کل دُعا کا مطلب آ جاتا ہے۔ پس مناسب ہے ہر ایک مسیحی جو مسیح پر ایمان لایا ہے اپنی دعا میں اس دعا کو بھی مانگے۔ جو اشخاص اس خداوند کی سکھی ہوئی دعا کو نہیں مانگتے گویا وہ ابھی تک سخت غفلت میں ہیں۔ اس کے علاوہ اس دعا میں دو حصے ہیں۔ اور ان دو حصوں پر یہہ دعا تقسیم ہو سکتی ہے اور ہر حصے میں تین دعائیں ہیں۔ پہلی تقسیم میں تین دعائیں ہیں جو خدا کی نسبت ہیں۔ دوسری تقسیم میں بھی تین دعائیں ہیں جو انسان سے علاقہ رکھتی ہیں۔ اوّل کی تین دعاؤں میں یہہ بیان ہے۔ خداوند کے نام کی تقدیس ہونا اور اس کی بادشاہت کا آنا اور کل دنیا میں اس کی اطاعت ہونا۔ دوسری تین دعاؤں میں اوقات بسری اور گناہ کی معافی اور آئندہ کے لئے گناہ سے بچنا۔ اخیر میں خدا کی تین خوبیوں کا ذکر ہے۔ یعنے بادشاہت اور قدرت اور جلال۔

علاوہ اس کے آج کل بہت لوگ جو اپنے آپ کو مقدس اور راستباز کہتے ہیں یوں کہنے لگے ہیں کہ خداوند کی یہہ دعا شریعت کے زمانے کے لئے تھی۔ اور اب جو کوئی ان الفاظ کو استعمال میں لاتا۔ یعنے جو کوئی خداوند کی اس دعا کو مانگتا ہے وہ گویا اپنے آپ کو جہنم میں ہلاک کرتا ہے۔

اب اے میرے عزیز بھائیو معلوم ہوتا ہے کہ ان مقدس اور راستباز لوگوں نے اس دعا کو کلام الٰہی میں سے نکال ڈالا۔ اسی وجہہ سے وہ لوگ خداوند کی دعا کو نہیں مانگتے۔ مکاشفات کے ۲۲ باب ۱۸ و ۱۹ آیت میں لکھا ہے۔ کیونکہ میں ہر ایک شخص کے لئے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی ان باتوں میں کچھ بڑھاوے تو خدا ان آفتوں کو جو اس کتاب میں لکھی ہیں اس پر بڑھاویگا۔ اور جو کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں [illegible] کم کرے۔ اور ان کا حصہ کتاب حیات سے اور شہر مقدس سے اور ان باتوں سے جو اس کتاب میں لکھی ہیں نکال ڈالیگا۔ مکاشفات ۲۲-۱۸-۱۹، پھر یسوع ۱: ۷-۸، استثنا ۴: ۲ پھر ۱۲: ۳۲، زبور ۷۹: ۲۰، خروج ۳۲: ۳۲ و ۳۳، حزقی ایل ۱۳: ۹-

(۱) اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے۔ متی ۶: ۹، لوقا ۱۱: ۲، پھر متی ۲۳: ۹، یسعیاہ ۶۳: ۱۶ پھر ۶۴: ۸- واعظ ۵: ۲ پھر ۱ سلاطین ۸: ۴۳ خدا آسمان پر ہے۔ اوّل ہم جو خدا کے ماننے والے ہیں۔ خدا کو اپنا باپ جان کر اس کی عبادت کرتے ہیں اور جب ہم بازار میں منادی کرتے ہیں اور غیر مذہب والے لوگوں کے سامنے یہہ بات پیش کرتے ہیں کہ خدا ہمارا باپ ہے ہم کو چاہئے کہ اس کی عبادت روح و راستی کے ساتھ کریں تو اکثر لوگ یہہ کہتے ہیں کہ تم جو خدا کو اپنا باپ کہتے ہو یہہ کفر ہے۔ علاوہ اس کے بہت لوگ یہہ بھی کہتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں ہے۔ مگر جو لوگ یہہ کلمہ کہتے ہیں

کہ خدا کوئی نہیں ہے وہ سخت احمق ہیں۔ دیکھو زبور ۱۴: ۱ پھر ۱۰: ۴۔

یاد رکھنا چاہئے کہ خدا ہمارا آسمانی باپ ہے۔ اور وہ ہر ایک دنیاوی باپ سے بڑا ہے۔ اس نے اپنی قدرت سے ساری چیزوں کو بنایا ہے اس لئے ہم اس کو اپنا باپ کہتے ہیں۔ دیکھو رومیوں ۱: ۱۸ تا ۲۱ پھر یسعیاہ ۶۴: ۸۔

دوم۔ جو آسمان پر ہے۔ گو خدا ہر ایک جگہہ موجود ہے تب بھی آسمان پر ہی قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہوا ہے۔ متی ۶: ۹۔ لوقا ۱۱: ۲۔ زبور ۱۴: ۲۔ واعظ ۵: ۲۔ ۱ سلاطین ۸: ۳۴۔

(۲) تیرے نام کی تقدیس ہو۔ متی ۶: ۹ پھر لوقا ۱۱: ۲ + زبور ۴۸: ۱۰ پھر ۱۱۵: ۱ پھر ۹۶: ۹۔ تقدیس کا یہہ مطلب ہے کہ تو ای خدا پاک ہے اور تیرے نام کی اور خود تیری ذات کی کمال تعظیم اور بڑائی ہو۔

(۳) تیری بادشاہت آوے۔ متی ۶: ۱۰۔ لوقا ۱۱: ۲ متی ۲۶: ۹ و ۳ تا ۴۱۔ زبور ۱۰۳: ۲۰ تا ۲۱ پھر ۱۱۰: ۲ پھر ۲۲: ۲۸ تیری بادشاہت آوے۔ یعنے سب لوگوں کے دلوں میں تیری جگہہ ہو اور سب لوگ دل و جان سے تیری فرمانبرداری کریں اور تیرا راج ساری دنیا بھر میں پھیل جاوے۔ علاوہ اس کے میرے عزیز بھائیو اس دعا کے مانگنے سے ہم خدا کے تابعین اور سچے عیسائی ہوتے ہیں۔

(۴) تیری مرضی جیسے آسمان پر ہے زمین پر بھی آوے متی ۶: ۱۰۔ لوقا ۱۱: ۲۔ یوحنا ۹: ۳۱۔ زبور ۴۰: ۸۔ پھر ۱۱۳: ۱۶ سے ۲۴ تک۔ متی ۲۶: ۴۲۔ پھر اعمال ۲۱: ۱۴۔

تیری مرضی ہماری نسبت کامل طور پر پوری ہووے۔ اور فرشتوں کی مانند سب لوگ تیری فرمانبرداری کریں۔ اور تیری مرضی جیسی کہ آسمان پر ہے اس تمام روئے زمین پر بھی پوری ہووے۔ لوقا ۱: ۶۔

(۵) ہماری روزینہ کی روٹی آج ہم کو بخش۔ متی ۶: ۱۱۔ لوقا ۱۱: ۳۔ روٹی سے کل دنیاوی حاجتیں مراد ہیں۔ اور روٹی ہمارے جسم کے لئے درکار ہے۔ اس سبب سے ہم کو یہہ دعا ہر روز مانگنی چاہئے اور ہمارا خداوند بھی خوب جانتا تھا کہ انسان کے لئے روٹی روز چاہئے اس سبب سے اس نے یہہ دعا بتلائی۔ امثال ۳۰: ۸۔

(۶) اور ہمارے گناہوں کو بخش۔ کیونکہ ہم بھی ہر ایک کو جو ہمارا قرضدار ہے بخشتے ہیں۔ لوقا ۱۱: ۴۔ متی ۶: ۱۲ پھر خروج ۳۴: ۹ پھر متی ۶: ۱۵ پھر ۱۸: ۱۵ احبار ۱۹: ۱۷۔ ۱۸۔

یہاں پر ہمارا خداوند اپنے شاگردوں سے فرماتا ہے کہ تم اپنے گناہوں کے لئے دعا کرو۔ اور یہہ کہو کہ ہمارے گناہوں کی سزا سے ہم کو بری کر۔ یعنے ہمارے گناہوں کو بخش۔ جس طرح سے ہم اپنے قصورواروں کو معاف کرتے ہیں۔ متی ۶: ۱۵ پھیر خروج ۳۴: ۹۔

(۷) اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ بُرائی سے بچا۔ متی ۶: ۱۳۔ لوقا ۱۱: ۴۔ پیدایش ۲۲: ۱۔ زبور ۵۰: ۱۵۔ مکاشفات ۳: ۱۰۔ متی ۲۶: ۴۱۔ لوقا ۲۲: ۴۰ + ۱ قرنتیو ۱۰: ۱۳۔ یوحنا ۱۷: ۱۵۔

ای قادر مطلق خدا تو ہم کو ایسا مت آزما اور نہ آزمائش میں ڈال کہ آخر کار ہماری روحیں خطرے میں پڑیں۔ علاوہ اس کے ہم کو چاہئے کہ اپنے آپ کو خدا کی مرضی پر چھوڑ دیں کہ ہماری نیکیوں کو جا ہے جس طور پر آزمائے یا امتحان کرے۔ لیکن ہم بُرائی میں نہ پھنسیں جیسا کہ ہمارا خداوند فرماتا ہے اس موقع پر کہ بُرائی سے بچا۔ یوحنا ۱۷: ۱۵۔

(۸) کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین۔

متی ۶: ۱۳۔ تواریخ ۲۹: ۱۱ پھر ۱ تمطاؤس ۱: ۱۷ پھر مکاشفات ۵: ۱۳۔ ای خداوند یسوع مسیح بزرگی اور قدرت اور جلال اور ابدیت اور عزت بلکہ سب کچھ جو آسمان اور زمین پر ہے وہ سب تیرا ہی ہے۔ ای خداوند تو ہی سب کے اوپر سرفراز ہے۔ آمین۔ یعنے ایسا ہی ہووے۔

الراقم

نفتالی۔ سالومن

شریعت کا مقصد کیا ہے؟

ثانی

ای پیارے دوستو۔ یہہ بات ہر ایک انسان پر خواہ کسی مذہب کا ہو اظہر من الشمس ہے کہ شریعت کا مقصد کیا ہے؟ اگر کوئی عذر کرے کہ میرے پاس تحریری شریعت نہیں ہے تو وہ آدمی خلاف کہتا ہے۔ کیونکہ شریعت کا مطلب اس کے دل میں کندہ ہے۔ مگر ہم اپنی ہدایت کے واسطے خدا کے کلام مقدس سے مطالعہ کریں گے کہ شریعت کا مقصد کیا ہے؟

(۱) شریعت کے نازل کرنے کا خدا کا یہہ مطلب تھا کہ بنی آدم اس پر عمل کریں نہ صرف شریعت کا سُننا ہی کافی ہے اس پر عمل کرنا ہر ایک کا فرض کلی ہے۔ جیسے مذکور ہے (آج ہی کے دن خداوند تیرے خدا نے تجھے فرمایا کہ تو ان شرعوں پر اور حکموں پر عمل کر تو اس لئے

انہیں حفظ کر۔ اور اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی سے ان پر عمل کر۔ استثنا ۲۶: ۱۷+

(۲) تب اس نے انہیں کہا کہ ان ساری باتوں سے جن کے لئے آج کے دن میں تم پر گواہی دیتا ہوں۔ اپنے دل لگاؤ اور اپنے لڑکوں کو حکم دو۔ کہ وہ دھیان رکھ کے اس شریعت کی ساری باتوں پر عمل کریں۔ استثنا ۳۲: ۴۶

(۳) یہہ شریعت خداوند نے بذریعہ موسیٰ کے بنی اسرائیل کو فرمائی۔ تاکہ بنی اسرائیل اس پر عمل کریں۔ جیسے مرقوم ہے موسیٰ نے ہم کو ایک شریعت فرمائی جو کہ یعقوب کی جماعت کی میراث ہو۔ استثنا ۳۳: ۴+

ای ناظرین۔ ہم نے بہ سبب طوالت کے چند آئتیں خدا کے کلام سے اقتباس کی ہیں۔ جن سے روشن ہوتا ہے کہ شریعت کا مقصد کیا تھا۔ یہہ کہ بنی اسرائیل اس پر عمل کریں۔ ہر ایک آدمی کا دل گواہی دیتا ہے کہ شریعت کے مطابق کام کریں+

وہ اس کام کو جس سے شریعت کا مقصد ہے اپنے دلوں میں لکھا ہوا دکھاتے ہیں۔ ان کی تمیز گواہی دیتی ہے اور ان کے خیال آپس میں الزام دیتے یا عذر کرتے ہیں۔ رومیوں ۲: ۱۵+

شریعت کی تابعداری

ثالث

دنیا کے تمام مذاہب کسی نہ کسی قسم کی شریعت رکھتے ہیں۔ خواہ تحریری خواہ اپنے دل پر شریعت کا نقش دکھلاتے ہیں۔ اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ شریعت پر عمل کرنے سے ہم نجات حاصل کریں گے۔ غالباً تمام دنیا میں جتنی شریعتیں رائج ہیں۔ وہ بنی اسرائیل کی شریعت کی ادھوری نقل ہے۔ کیونکہ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں کہ جس سے وہ ثابت کر سکیں کہ یہہ شریعت ہم کو خدا نے دی ہے۔ مگر یہہ بات آسانی سے پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ خدا نے اپنے واسطے ایک قوم کو چنا اور اسے شریعت عنایت فرمائی+

خدائے خالق نے آدم کو خلق کرکے یہہ شریعت دی (کہ نیک و بد کی پہچان کے درخت سے پھل نہ کھانا) اور خدا نے یہہ بھی ساتھ بتلا دیا تھا کہ اگر تو نہ کھائیگا تو ہمیشہ جیتا رہیگا۔ یہہ نفع تھا جو اس حکم پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا۔ اور نیز خدا نے عدول شرع کے بھاری نقصان سے بھی آگاہ کیا کہ جس دن تو اس میں سے کھائیگا مر جائیگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا ہر بات میں راست ہی رہا۔ اور آدم کی فعل مختاری ثابت ہے۔ مگر افسوس آدم نے عدول شرع کیا۔ یہی گناہ ہے۔ چنانچہ آدم کے زمانہ سے نوح کے زمانہ تک کوئی تحریری شریعت نہ تھی اور گناہ پھیل گیا تھا۔ اس لئے خدا نے پانی کے طوفان سے دنیا کو صاف کیا۔ اور ایک ہی شجر یعنے نوح کے خاندان سے پھر دنیا کو آباد کیا اور نوح کے زمانہ سے بنی اسرائیل کے کوہ سینا کے پاس پہنچنے تک بھی کوئی تحریری شریعت موجود نہ تھی۔ خدا نے بنی اسرائیل قوم کو اپنے وعدہ کے مطابق چنا تھا۔ اس کی تربیت کے واسطے بذریعہ موسیٰ کے ایک شریعت عنایت فرمائی۔ اور حکم کیا کہ جو کوئی اس شریعت پر عمل کریگا سو کامیاب ہوگا۔ اور جو عدول کریگا لعنتی ہوگا۔ بلکہ یہاں تک کہ اگر کوئی شریعت کا ایک نقطہ یا شوشہ کو ٹالیگا وہ بھی لعنتی ہوگا+

اولاً شریعت کس واسطے دی گئی؟

جیسے گھوڑے کے منہہ میں لگام لگانے سے گھوڑا قابو رہتا ہے۔ ویسے انسان کو خدا نے اپنی تابع رہنے کے واسطے شریعت دی۔ شریعت اس واسطے دی گئی تھی کہ بنی آدم اس پر عمل کرے۔ اور اپنا اخلاق شریعت کے مطابق بنا وے۔ جیسے پاک کلام بائبل میں مندرج ہے (سو تم میری شریعتوں پر عمل کیجیو۔ اور میرے حکموں کی محافظت کرنا۔ اور ان پر عمل کرنا۔ کہ تم زمین پر صحیح و سالم رہوگے احبار ۲۵: ۱۸) اور بھی (سو تم میری ساری شریعتوں اور میری ساری عدالتوں کی محافظت کرو۔ اور ان پر عمل کرو۔ کہ میں خداوند ہوں۔ احبار ۱۹: ۳۷) ایک اور نہایت صاف آئت ہے جو تبلاتی ہے کہ شریعت پر عمل کرنے سے کیا حاصل ہوگا جیسے مذکور ہے (تم میرے سارے حکموں پر چلو۔ اور میری شریعتوں کو حفظ کرو۔ اور ان پر عمل کرو۔ اور جو کوئی ان پر عمل کریگا وہ ان سے جئے گا۔ میں خداوند ہوں۔ احبار ۱۸: ۵-۴)۔ ان مذکورہ بالا آیتوں سے صادر ہوتا ہے کہ شریعت عمل کرنے کے واسطے دی گئی تھی+

ثانیاً شریعت کا اذکار۔ نہ صرف شریعت پر عمل کرنا ہی کافی ہے بلکہ شریعت کا ذکر دن رات ہر وقت ہر گھڑی کرنا ہے۔ جیسے مرقوم ہے۔ اس شریعت کی کتاب کا ذکر تیرے منہہ سے چھوٹ نہ جائے۔ بلکہ تو رات دن اس میں غور کیا کر۔ تاکہ اس سب پر جو اس میں لکھا ہے دھیان رکھ کے عمل کرے۔ تب تو اپنی راہ میں کامیاب ہو جائیگا۔ یشوع ۱: ۸۔ اس مذکورہ آیت میں تین باتیں مندرج ہیں۔ اوّل شریعت کی

کتاب کا ذکر منہہ میں۔ دوئیم رات دن اس میں غور کرنا۔ سوئیم دھیان رکھکے عمل کرنا۔ جو ان تین قاعدوں کے مطابق عمل کرے وہی کامیاب ہوگا ورنہ بس +

ثالثاً شریعت خدمت چاہتی ہے۔ نہ صرف شریعت کا ذکر ہی کرنا بس ہے۔ بلکہ شریعت کی خدمت کرنا بھی ضروری امر ہے۔ شریعت کی خدمت نہایت ہی سخت ہے۔ اور شریعت کی تابعداری کسی سے جو زاآدمی ہو پوری ہو نہیں سکتی۔ شریعت کا جوا بھاری ہے۔ کوئی آدمی دنیا میں ایسا نہیں ہوا۔ سوائے مسیح کے جو یہہ دعویٰ کر سکے کہ میں نے بے کم و بیش شریعت کو پورا کیا ہے۔ اور جب آدمی شریعت کی رو سے گنہگار ہو کر گر پڑتا ہے تو شریعت کے پاس پھر اس کو بحال کرنے کے کچھ سامان نہیں ہیں۔ مگر بائبل میں ایک بادشاہ کی بابت یوں مذکور ہے۔ اور جو جو کام اس نے شروع کیا۔ تا کہ خدا کے گھر کی اور شریعت کی خدمتگذاری کرے۔ اور اپنے خدا کا طالب ہو کے جو جو اس نے کیا سو اپنے دل سے کیا۔ اور کامیاب ہوا۔ ۲ تواریخ ۳۱: ۲۱) یہہ آیت حزقیاہ دیندار بادشاہ کی بابت تحریر ہے۔ یہہ اس وقت کا ذکر ہے جب تمام بنی اسرائیل شریعت کی خدمت سے منحرف ہو گئے تھے اسوقت حزقیاہ نے شریعت کی بابت سوچا اور جو جو کام اس نے شریعت کے مطابق اور شریعت کی خدمت کے واسطے کیا۔ اس میں وہ کامیاب ہوا +

رابعاً شریعت کو دل کے بیچ رکھنا۔ دنیا میں کون آدمی ہے جو کہہ سکتا ہے کہ میں نے شریعت کو دل کے بیچ رکھا۔ مگر زبوروں میں ہم اس قسم کی باتیں پڑھتے ہیں۔ تو کیا داؤد کے دل کے بیچ خدا کی شریعت تھی؟ نہیں۔ کیونکہ داؤد گنہگار تھا۔ اس کے دل کے اندر اگر شریعت ہوتی تو وہ گناہ نہ کرتا۔ مگر داؤد روح کی ہدایت سے مسیح کی زبانی یوں فرماتا ہے (میں تیری مرضی بجالانے پر خوش ہوں اور تیری شریعت تو میرے دل کے بیچ ہے۔ زبور ۴۰: ۸)۔ یہہ ایک پیشینگوئی ہے۔ مسیح باپ خدا سے مخاطب ہے وہ اس پیشین گوئی کے مطابق اس دنیا میں باپ کی مرضی پوری کرنے کو آیا۔ اور خدا کی شریعت کو اپنے دل کے بیچ رکھا۔ اس زبور کے دو حصہ ہیں۔ اوّل مسیح کی بابت پیش خبری کہ وہ باپ کی مرضی پوری کرنے کو آتا ہے۔ اور دوئیم داؤد عاصی کی دعا ہے۔ لا کلام یہہ الفاظ مسیح خداوند کے ہیں +

خامساً شریعت کو دوست رکھنا۔ کس نے خدا کی شریعت کو دوست رکھا ہے۔ صرف ایک ہی ہے جو یہہ کہہ سکتا ہے (میں جھوٹ سے بیزار ہوں اور نفرت رکھتا ہوں۔ پر تیری شریعت کو دوست رکھتا ہوں۔ زبور ۱۱۹ شین ۲۱ آیت ۱۶۳۔ اس مذکورہ زبور کی کل ۱۷۶ آیات ہیں۔ جن میں سے ۱۵۵ خدا کی شریعت۔ قانون۔ حکم ماننے کے وعدوں آیات ہیں۔ البتہ بنی اسرائیل نے بہت دفعہ شریعت کو دوست رکھنے کا وعدہ کیا مگر وعدے خلاف ہوئے بالیقین یہہ مسیح ہے جو فرماتا ہے کہ میں جھوٹ سے بیزار ہوں اور نفرت رکھتا ہوں اور تیری شریعت کو دوست رکھتا ہوں۔ چنانچہ مسیح نے اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیا۔ اور کوئی آدمی دنیا میں نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا جو یہہ مذکورہ دعویٰ کر سکے +

سادساً شریعت پر کان دھرنا۔ یہہ ان کے واسطے ہے جو گناہ میں زندگی کاٹتے ہیں۔ یہہ خاصکر ان کے واسطے ہدایت ہے جو خدا کی شریعت کی پرواہ نہ کر کے اس کو عدول کرتے ہیں۔ وہ شریعت پر کان دھریں۔ اب تک شریعت کا عدول کیا ہے۔ شریعت کا آخری فتویٰ سننے کے واسطے اس پر کان دھرنا چاہیے جیسے مسطور ہے (اے صدوم کے حاکمو خداوند کا کلام سنو۔ اے عمورہ کے لوگو ہمارے خدا کی شریعت پر کان دھرو۔ خداوند کہتا ہے تمہارے ذبیحوں کی کثرت سے مجھے کیا کام۔ میں مینڈھوں کی سوختنی قربانیوں سے اور فربہ بچھڑوں کی چربی سے سیر ہوں۔ اور بیلوں اور بھیڑوں اور بکریوں کا لہو نہیں چاہتا۔ یسعیاہ ۱: ۱۱۔ اے پنجاب اور ہندوستان کے باشندو یہہ پیغام الہٰی آپ کے واسطے بھی ہے جو صدوم اور عمورہ کے باشندوں کے واسطے تھا۔ اگر خداوند کا کلام سن کے عمل نہ کرو گے تو شریعت کا فتویٰ تمہارے واسطے بھی موجود ہے۔ اور صدوم عمورہ کی حالت سے تمہاری حالت ہیبت ناک ہوگی +

اب خواہ محمدین ختنہ کرا دیں۔ خواہ ابراہیم قربانی کرے۔ خواہ شیخ احمد موچھیں منڈا دے۔ خواہ حافظ صاحب پانچ وقت کی نماز پڑھے یا کوئی یہودی شریعت پر تکیہ کرے۔ مگر کوئی شریعت کی کامل طور پر فرمانبرداری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بنی آدم کے اعمال ناقص اور گندی دھجی کی مانند ہیں +

غور طلب

اس لئے کہ جنہوں نے بغیر شریعت پائے گناہ کیئے وہ بغیر شریعت کے ہلاک ہونگے۔ اور جنہوں نے شریعت پا کے گناہ کیئے ان کی سزا شریعت کے موافق ہوگی۔ رومیوں ۲: ۱۲ +

راقـــــــم

ج۔ کے

شادیوال

بقیہ

آریا صاحب کے خیالات کی تردید

اختلاف ہفتم

(۷) معترض صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح کے سب حالات انجیل میں درج کردیئے گئے ہیں جیسا کہ اعمال ۱ باب ۱ آیت میں لکھا ہے۔ "اے تھیوفلس وہ پہلی کیفیت میں نے تصنیف کی ان سب باتوں کی جو کہ یسوع مسیح شروع سے کرتا اور سکھاتا رہا" وغیرہ۔ لیکن انجیل یوحنا ۲۰ باب اور اس کی ۲۵ ویں آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے حالات کا ایک شمہ بھی نہیں لکھا گیا۔ گویا ان دونوں مقامات میں اختلاف و تناقص پایا جاتا ہے۔

عزیزمن اعمال کا مصنف سب باتوں یا کاموں کی کیفیت کا ذکر کرتا ہے۔ پر مسیح کے سب حالات اور زندگی کے سب متعلقات کاروبار کی نسبت کچھ نہیں کہتا۔ اور سب باتوں کی کیفیت سے مراد یہہ ہے کہ بہت سی باتوں کا خلاصہ یا بہت بیانات و حالات کو ایک مختصر صورت میں لاکر پیش کرتا یا اصلی مقصد کو دکھلاتا یا یہہ کہ بہت سے بیانات سے خاص خاص بات کو ترتیب وار پیش کرتا یا کسی چیز کے جوہر وصفات کو دکھلاتا۔ اس کو کیفیت کہتے ہیں۔ نہ یہہ کہ ہر ایک بیان اور واقعات کو لفظ بلفظ حرف بحرف پیش کرتا۔

دیکھو جیسے لوقا اپنی انجیلی بیانات کو رسولوں اور تواریخوں و بادشاہی دفتروں کے حالات و نبیوں کے نوشتوں کو دیکھکر بطور کیفیت کے پیش کرتا ہے۔ انجیل لوقا ۳: ۱-۷-۱ اور انجیل یوحنا ۲۱: ۲۵ کی عبارت اور بہی محل پر ہی جو اس کے مجسم و غیر مجسم حالات سے ہی نسبت رکھتی ہے۔ یعنے نہ صرف اس حالت سے جب وہ مریم کے بطن سے جسم اختیار کرکے دنیا میں ظاہر ہوا۔ اور تعلیم دیتا و معجزانہ کام کرتا رہا۔ بلکہ اس حالت کے ساتھ بھی جب وہ مجسم ہونے کے پہلے اپنے مقدسوں کے ہمراہ ہوکر یا بذاتہٖ خود کام کرتا رہا یعنے خداوند مسیح ابتدائے خلقت سے روح کے ساتھ یا بعض وقت جسم کی صورت میں ہوکر خدا باپ کی مرضی کو پورا کرتا رہا۔ اس لئے یوحنا ۲۰ باب ۲۵ آیت میں لکھتا ہے۔ پر اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اور اگر وہ جدا جدا لکھتے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ کتابیں جو لکھی جاتیں۔ دنیا میں نہ سما سکتیں۔

رسول کا یہہ کہنا تو عمدہ مطلب رکھتا ہے مگر افسوس کہ معترض صاحب کے خیال میں یہہ بات نہیں گذری کہ خداوند مسیح آسمان و زمین کا مالک و خالق اور سب چیزوں کا مقدم سبب ہے۔ اس کے کاموں کا ہم کہاں تک شمار کرسکتے ہیں۔ اگر اس کے کاموں کی بابت کتابیں لکھی جائیں تو اس کی سمائی ناممکن ہے۔ انجیل یوحنا ۱ باب ۱-۵ آیت تک اس کے کاموں پر ذرا خیال کیا جاوے۔

پس مقامات مذکورہ بالا میں کوئی اختلاف و تناقص کی صورت نہیں پائی جاتی ہے ٭

کوٹگڈھ میں مُنادی کا دورہ

اس علاقہ میں مواشیاں کی مری کے باعث بہت لوگوں کے جانور مر گئے۔ اکثر زمینداراں کے خانہ مواشیاں بالکل خالی کردیئے۔ چونکہ یہہ لوگ بُت پرست ہیں لہذا انہوں نے اپنے اپنے بتوں کو زیادہ ماننا شروع کیا۔ باوجودیکہ انہوں نے اپنی مورتوں کو پوچھا و پوجا منتیں مانیں نذریں گذرانیں تاکہ جانور بچ جاویں۔ تاہم ان کے بہت جانور ضایع ہوئے۔ اس موقعہ کو غنیمت جانکر منادوں نے منادی پر زور دیا اور یرمیاہ نبی کی مانند آواز بلند کی کہ "اے خداوند کیا تیری آنکھیں سچائی پر نہیں ہیں۔ تونے انہیں مارا ہے پر انہوں نے افسوس نہیں کیا۔ تونے انہیں غارت کیا پر وہ تربیت پذیر نہ ہوئے۔ انہوں نے اپنے چہروں کو چٹان سے سخت تر بنایا انہوں نے پھرنے سے انکار کیا ہے" (یرمیاہ ۵: ۳)۔ الغرض ان پر ظاہر کیا کہ مثل ملک مصر کے خدا قادر مطلق کا زبردست ہاتھ اس ہندوستان پر ہے۔ جیسا اس وقت قسم قسم کی آفتیں بھیجکر مصریوں کو تباہ و برباد کیا ویسا ہی اب ہند کے لوگوں پر۔ وبا۔ مری۔ کال۔ ہیضہ وغیرہ بھیجکر کچھ سبق سکھانا چاہتا ہے۔ پس اکثروں نے مان لیا و اقرار کیا کہ دیوی دیوتا کچھ نہیں ہیں۔ سب کچھ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔

اس اثنا میں جبکہ ہم کوٹ گڈھ کے گاؤں بگاؤں جاکر منادی کررہے تھے تو مہاراجہ صاحب ریاست بشہر کی طرف سے ہم کو دو تین خط اس مضمون کے پہنچے کہ تم شہر رام پور کے میلہ میں آکر منادی کرو۔ لہذا ہم ہمراہ اپنے مشنری کے روانہ ہوئے۔ اور وہاں پہنچکر دن کو بازار میں اور رات کو متصل دربار بذریعہ میجک لالٹین ۴ دن تک منادی کی۔ لوگ شوق سے حاضر ہوکر سُنتے تھے۔ اور راجہ صاحب بھی بمعہ اہلکاروں کے تشریف آور ہوتے تھے۔

ایک دن مہاراجہ صاحب نے اپنے دربار میں بُلاکر موسوی دس احکام کی بابت گفتگو کی۔ اور ان کی شرح و تفسیر سے خوش ہوئے۔ انہوں نے اپنے دو پنڈت بُلا رکھے تھے جن سے مسایل ذیل کی بابت بحث کرائی۔ یعنے خدا کی پروردگاری و وحدانیت اور آخری عدالت۔ انسان کی فعل مختاری۔ موروثی گناہ۔ گنہگار کی ابدی ہلاکت۔ مسئلہ قسمت۔ مسئلہ تناسخ اور نرمیدا جگ و مسیح کی قربانی۔ ذات پات کی بُرائی وغیرہ پر دو روز تک بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ میدان ہمارے ہاتھ رہا۔

مہاراجہ صاحب عمر رسیدہ و تجربہ کار۔ انگریزی دان اور قدر دان ہیں۔ مسیحی صداقتوں کو قبول کرتے۔ مسیحیوں سے محبت رکھتے۔ انجیل کی بشارت سے خوش ہوتے۔ ہماری دعا ہی کہ خدا ان کو راہ راست پر لاوے و حیات ابدی بخشے۔

بعد ازاں ہم ان سے رخصت ہو کر گاؤں بگاؤں منادی کرتے ہوئے ریاست ڈیلٹ میں پہنچے۔ وہاں کے رانا صاحب نے ہم کو بڑی خوشی سے قبول کیا۔ بڑی خاطرداری کی۔ یہاں ہمارا ایک مشن برنچ سکول ہی۔ وہاں ہم روز رہے سکول کا معائنہ کیا۔ ہر روز گاؤں میں خوب منادی کی۔ رات کے وقت میجک لالٹین دکھلاتے رہے رانا صاحب و ان کے ولی عہد مع اپنے اہلکاروں کے ہر روز دن و رات کو کلام سُنتے رہے مختری صاحب کی درخواست سے وہ دورہ کے بعد کوٹ گڑھ مین مشن سکولز کے سالانہ امتحان کے پرائیز ڈے کے جلسہ میں تشریف لائے ۲ روز رہکر گرجا کی بندگی و جلسہ میں شریک ہوتے رہے بڑی خوشی کے ساتھ ریاست ہذا میں تشریف لے گئے خدا ان کی بھی ہدایت کرے کہ وہ اس کو جوراہ وحق و زندگی ہی پہچانیں و جانیں۔

اب میں آپ کو ایک ہندوستوری سُناتا ہوں جو ریاست ڈیلٹ اور ان تمام پہاڑوں میں بڑی مشہور ہی۔

بھمبُورائے

یہہ قدیم زمانہ میں ایک بڑا راکھشش (دیو آدمی) تھا جو ریاست بشہر کے علاقہ ناگہی مست گڈھو کے مقام کوٹ میں رہتا تھا۔ یہہ جگہہ باگہی ڈاک بنگلہ سے کچھ فاصلہ پر ایک پہاڑ کی اونچی چوٹی پر قایم ہی۔ اس راکھشش کی بابت یہاں کے لوگ یوں بیان کرتے ہیں کہ یہہ ایک بڑا زبردست آدمی تھا لوگوں پر بڑا ظلم کرتا تھا۔ چنانچہ وہ عورتوں کی چھاتیاں (پستان) کٹوا کر کھایا کرتا تھا۔ جس کے باعث بہت عورتیں و اُن کے دودھ پیتے بچے ہلاک ہوتے تھے۔ اس سبب سے لوگوں نے بہت بیزار ہو کر علاقہ شوُلی کے دیو ملیتھاں کے پاس جا کر اس کی نالش کی۔ اس نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو میں اس کا کچھ تدارک کرونگا۔ چنانچہ جب شوُلی کے دیو کا ایک بڑا میلہ بھُرجا گاؤں کے متصل مقام زرکھن جوبڑ میں ہو رہا تھا تب بھمبورائے وہاں گیا اور ایک درخت کے نیچے بیٹھا۔ اس وقت شولی کا دیو کر ٹیا جانور کی (مثل کوّے) شکل اختیار کر کے اسی درخت پر بیٹھ کر خوب چلّانے لگا۔ بھمبورائے اس کی آواز سے دق ہو کر اوپر دیکھنے لگا۔ شولی کے دیو نے اس درخت کا ایک پھل اس کی آنکھ پر دے مارا۔ اور جب وہ آنکھ مل رہا تھا تو پنن گاؤں کے ایک زمیندار نے موقعہ کو غنیمت جانکر اُسی کی تلوار سے اس کا سر کاٹ ڈالا۔ یوں بھمبورائے کا کام تمام ہوا۔ اور مظلوم لوگوں کو اس کے ظلم سے آرام ہوا۔ اب شولی دیو کے لوگ ہر بارہ برس کے بعد اس کے نام کا ایک بڑا بھاری میلہ یگ کرتے ہیں۔ بگمان اُن کے اُسی کی مورت اور اسی کے خون آلودہ کپڑے پہنا کر مندر سے باہر نکالتے ہیں۔ نکالتے وقت پانچ مینڈھے ذبح کئے جاتے ہیں اور پھر ہر ایک قدم پر ایک ایک مینڈھا ذبح کیا جاتا ہی۔ الغرض تمام دن میں ساٹھ مینڈھے و بکرے مذبوح ہوتے ہیں۔ اس کا پجاری بوقت ذبح ہونے کے ایک مینڈھے کا خون اس کی کٹی گردن میں اپنا منہہ لگا کر پی جاتا ہی اور تمام دن سُست و مردہ پڑا رہتا ہی۔ شام کو زندہ ہو جاتا ہی۔ یہہ ان کے نزدیک ایک معجزہ ہی۔ ان لوگوں کا خیال ہی کہ اگر بارہ برس کے بعد اس کے نام سے ایسا یگ نہ کریں تو وہ ہم پر کچھ آفت لاتا ہی۔

ریاست ڈیلٹ سے روانہ ہو کر منادی کرتے ہوئے ریاست بُشہر کے علاقہ ریکا کے گاؤں کھوئی بن پہنچے۔ وہاں تین روز رہے۔ دن کو ارد گرد کے گاؤں میں منادی کرتے جاتے تھے۔ اور اس وقت لوگوں کو خبر دیتے تھے کہ آج رات کو فلاں جگہہ فلاں وقت تصویروں کا تماشا دکھلایا جاویگا جس نے دیکھنا ہو چلا آوے۔ رات کو مقرر وقت پر لوگ مشعلیں جلا کر آتے تھے آدھی رات تک دیکھتے اور سُنتے رہتے تھے۔ اسی طریقے سے کلام کی تاثیر بڑی ہوتی ہی اور خوب ذہن نشین سچائی ہو جاتی ہی۔ اس علاقہ میں لوگوں نے سکول کے لئے درخواست کی۔ لہذا چند شرایط پر سکول

قایم کرکے منادی کرتے ہوئے واپس آئے۔ چند روز کوٹ گڈھ میں رہ کر پھر ریاست کمہارسین و شانگری میں دورہ کیا۔ اس دفعہ بعض نئے نئے گاؤں میں منادی کی۔ نسبت اونچ ذات والوں کے نیچ ذات والے بخوشی سنتے تھے اور قبول کرتے تھے۔ یہہ اسی قاعدہ کے موافق ہی جو ۱ قرنتی ۱: ۲۷-۲۹ و لوقا ۱۰: ۲۱ و ۲۲ - میں رسول وخود مسیح نے فرمایا تھا۔ اسی دفعہ گاؤں میں گھر نہ ملنے کے باعث جنگل میں رات کو زمین ہمارا بستر اور آسمان ہماری چھت رہا۔ اور جب گھر ملے تو ایسے ملے کہ جانوروں کی چرنی میں سونا پڑا۔ ایسے موقعہ پر یوحنا بپتسمہ دینے والے کا جنگل میں گذران کرنا اور خداوند مسیح کا چرنی میں رکھا جانا اور آزمایش کے وقت جنگلی جانوروں کے ساتھ رہنا بڑی تسلی بخشتا تھا۔ ماسوا گاؤں کی منادی کے اس سفر میں دو بڑے میلوں میں بذریعہ دینی تصاویر خوب منادی کی۔ شراب خوری و بُت پرستی کا خوب مقابلہ ہوا۔ سامعین میں سے بعض غصے سے بھر کر ہم کو ملامت کرنے اور گالیاں دینے لگے۔ تب ہم یہہ گانے لگے۔

بیت

ہم کو کریں ہیں لوگ طعن دیتے ہیں سارے گالیاں
لیک ہیں دیتے ہم انہیں دل سے دعا جو ہو سو ہو

وغیرہ۔ الغرض ایسوں نے ہمارا کام روکنا چاہا۔ پر کامیاب نہ ہوئے۔ ایک شخص ایسا ملا جس کے پاس کسی پادری نے انجیل کا ایک نسخہ دیا تھا۔ اس نے اس کو گھر میں خوب پڑھا۔ بہت کچھ اس کو یاد تھا مسیح کی تعلیم کو پسند کرتا تھا۔ اس نے ہمارے مخالفوں کا خوب مقابلہ کیا اور ہم کو بچایا اور کلام سُنانے کا موقعہ دلوایا۔ پس یہہ کیسا عمدہ نتیجہ ہی ٹریکٹ و رسالہ تقسیم کرنے اور پاک کلام کے نسخجات فروخت کرنے کا۔ اس لئے اي میرے بھائیو منادی کے سوا پاک کلام کے نسخہ بیچنے اور ٹریکٹ و رسالہ تقسیم کرنے کی بھی خوب کوشش کرو کیونکہ عین وقت پر خریدنے والوں و فروخت کرنے والوں کی بڑی مدد کرتے ہیں۔ اور خصوصاً ان کے روحانی دشمن سے بچاتے ہیں ❊

راقم
جسونت سنگھ

خداوند یسوع مسیح کی فضیلت اور محمد صاحب کی حقیقت

ازروئے قرآن

۱- خداوند یسوع مسیح کی پیدایش پاک روحانی عمران رکوع ۵- مگر محمد صاحب کی پیدایش عام انسانوں کے موافق جسمانی ❊

۲- خداوند مسیح روحانی پیدایش کے سبب ”روح اللہ“ اور ”کلمۃ اللہ“ ٹھہر کر قران میں صرف ابن مریم کہلایا ❊ مگر محمد صاحب اپنے باپ کے نطفہ سے پیدا ہوکر انسانی طریقہ پر ابن عبداللہ کہا گیا ❊

۳- خداوند مسیح روحانی پیدایش کے ذریعہ قران سے پاک ثابت (مریم رکوع ۲) یہاں تک کہ شیطان اس کو مطلق مس نہ کرسکا- مظاہر حق جلد اول صفحہ ۴۷ ❊ مگر محمد صاحب بچپن سے گمراہ اور بھٹکا ہوا پایا گیا- ضحیٰ رکوع اول ❊

۴- خداوند مسیح دنیا و آخرت میں قران سے آبرو اور مرتبہ والا بخوبی ثابت- نساء رکوع ۵- مگر محمد صاحب کا ازروئے قران آخرت میں شفیع ٹھہرنا تو درکنار- دنیا میں بھی کوئی عہدہ ❊[1] یا مرتبہ پختہ طور پر ثابت نہیں ❊

۵- خداوند مسیح صاحب معجزہ صریح ثابت- بقر رکوع ۱۱ ❊ مگر محمد صاحب کیلئے قران میں معجزہ کا قطعی انکار ہی ❊[2]- دیکھو بعض آیات قرانی- انعام رکوع ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۱۳- یونس رکوع ۱- ہود رکوع ۳- رعد رکوع ۱- طٰہٰ رکوع ۸- عنکبوت رکوع ۵ ❊

۶- خداوند مسیح کی والدہ مریم قران میں صدیقہ مذکور (مائدہ رکوع ۱۰) جسکا نہ باپ بُرا تھا اور نہ ماں بدکار مریم رکوع ۲ ❊ مگر محمد صاحب کے آبا و اجداد ظاہر ہی کہ بُت پرست اور مشرک تھے- جنکی نسبت حضرت خود فتوی دے گئے کہ مشرکوں کی جگہہ یا ٹھکانا دوزخ ہی اب محمدی صاحبان مہربانی کرکے تلاش [illegible] کہ وہ حضرت کے پیچھے کس مطلب سے پڑے ہیں؟

راقم- ایک مستفسر

❊[1] اگرچہ بعض آیات قرانی سے حضرت داروغہ یا وکیل ہادی و نگہبان- اور ڈر سنانے والے ظاہر ہوتے ہیں- مگر ان باتوں کی بھی نفی قران ہی میں موجود ہی- دیکھو انعام رکوع ۸ و ۱۳- یونس رکوع ۱۱ نحل رکوع ۱۲- بقر رکوع اول ❊

❊[2] اگرچہ بعض آیات قرانی میں قران کی زبان اور اس کے مضامین کو ایک معجزہ و لاثانی ظاہر کیا گیا ہی- مگر ان لوگوں کے سامنے صرف اہل عرب کے سامنے جو حضرت کے ہم وطن- اور خدا کی کوئی کتاب سے واقف نہ تھے- مگر اہل کتاب سے یہہ نہیں کہا گیا جنکی کتابوں کے اندر قران خود اپنے اقرار کے موافق مذکور ہونیکا اقراری ہی- دیکھو شعراء رکوع ۱- مجلس ۱۰ علی- حالانکہ اس کا کوئی کافی ثبوت ❊

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصہ

چھٹواں باب

ہندوؤں کے بڑے بھید کا ظاہر ہونا

چندر لیلا نے یہہ بھی پڑھا تھا کہ آسام میں ایک تالاب ہے جس میں پاربتی کی آنکھ گری تھی۔ وہ اب تک ایک روشن چراغ کی طرح جلتی ہے۔ چندر لیلا نے اس عجیب معاملہ کو دیکھنے کے لئے بہت آرزو کی تھی۔ اور بہت تکلیف اٹھا کر یہہ سفر کیا تھا اور آخر کو جب پہنچ گئی۔ اس تالاب [redacted] نے چندر لیلا کو تالاب کے پانی کے بیچوں بیچ ایک چھوٹی روشنی دکھائی جو بہت چمکتی تھی۔ چندر لیلا تالاب کے چاروں طرف پھرتی تھی اور بڑی حیرانی سے اس روشنی کو دیکھتی تھی۔ اور دل میں سوچتی تھی کہ کیا کبھی ہو سکتا ہے کہ کسی کی آنکھ پانی میں پڑ کے اس طرح جلتی اور چمکتی رہے۔ آخر کو اس نے دل میں ارادہ کیا کہ کسیطرح اس بھید کو پوشیدہ معلوم کروں کہ یہہ کیا چیز ہے۔ اور کس طرح جلتی ہے۔ جب شام کو اندھیرا ہو گیا۔ چندر لیلا نے دیکھا کہ ایک پجاری کشتی پر سوار ہو کر تالاب میں اس جلنے والی روشنی کی طرف جاتا ہے۔ جب نزدیک پہنچا تو پجاری نے جلتی ہوئی روشنی میں تیل ڈالا۔ یہہ صرف ایک چھوٹا چراغ تھا جو اس ترکیب سے بنایا گیا تھا کہ وہ پانی کی سطح پر نظر آوے۔ یہہ کارروائی دیکھ کر چندر لیلا کا یقین اپنے مذہب کی باتوں سے اور بھی جاتا رہا۔ بلکہ اس کے دل میں شاستر کی طرف بھی شک پڑ گیا۔ تاہم بھی وہ خاطر

کی تسلیم اور گوروؤں کے حسکم پر عمل در آمد کرتی رہی۔ اور بطریق سابق پنج اگنی کی پوجا کرتی رہی۔ جاڑے اور گرمی کی تکالیف برداشت کرنے کا نتیجہ شاستر میں سے اس طرح وعدہ دیا گیا ہے کہ اس پر عمل کرنے والوں کو جو کچھ اُن کے دل کی مراد ہوتی ہے خدا پوری کرتا ہے۔

اس کے بعد کلکتہ جانے کا ارادہ کیا۔ اور کسی امیر آدمی نے اس کو جہاز کے واسطے کرایہ دیا۔ لیکن جہاز کے کپتان نے اس کو جہاز پر چڑھانے سے انکار کیا۔ کیونکہ اس وقت چندر لیلا کے کپڑے بہت میلے تھے اور منہہ بھی مٹی سے بھرا ہوا۔ اور ہاتھ میں کچھ مٹی کے برتن اور لکڑیاں تھیں۔ پھر کپتان نے کہا کہ تجھ کو اوروں کی نسبت زیادہ کرایہ دینا منظور ہو تو ہم چڑھائیں گے۔ چندر لیلا نے منظور کیا اور جہاز پر چڑھ گئی۔

جب جہاز روانہ ہوا تو راستے میں سخت طوفان آیا۔ اور پانی کی موجوں کے اُچھال سے جہاز بھیگ گیا اور کئی ایک لوگوں نے خیال کیا کہ ہم ڈوب جائیں گے۔ اس وقت جتنے ہندو جہاز میں تھے بڑے زور سے رام کا نام لیکر پکارنے لگے۔ کہ ای رام ای رام ہمیں بچا۔ اور چندر لیلا اُن کے ساتھ شور کرنے میں شریک تھی۔ کپتان صاحب یہہ شور سنکر اس طرف تشریف لے آئے اور شور کرنے والوں سے کہا کہ چپ ہو جاؤ یہہ شور بیفایدہ ہے جو تم کرتے ہو۔ اور آسمان کی طرف اُنگلی سے اشارہ کر کے کہا کہ خدا ہمارا محافظ ہے اور اس طوفان سے وہی نجات دیگا۔ چندر لیلا نے یہہ کلمات آگے کبھی نہ سُنے تھے کہ ان بتوں سے بڑھکر جن کی وہ پرستش کرتی تھی کوئی اور بھی ہے جو پرستش کے لایق

ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ طوفان جاتا رہا۔ ان باتوں سے چندر لیلا کے دل پر عجیب اثر پیدا ہوا۔

پھر وہ کلکتہ میں پہنچی اور جہاز سے اُتر کر سات دن گنگا میں اشنان کرتی رہی۔ بعد ازاں لٹھہ روپیہ کا ایک ٹٹو خریدا۔ اور اپنا تمام اسباب اس پر لاد کر مدنا پور کی طرف روانہ ہوئی۔ جو یہاں سے ۸۰ میل کے قریب تھا۔ مدنا پور پہنچکر اسی طرح پنج اگنی کی پوجا شروع کی۔ جب تک وہ تین برس پورے نہ ہوئے جن کی نسبت اس نے اپنے دل میں یہہ ارادہ کیا ہوا تھا۔ اور جب یہہ دن پورے ہوئے وہ کلکتہ واپس آئی۔ اور گنگا میں نہا کر اپنے لمبے بالوں کو منڈوا دیا۔ جن کو تین برس سے نہ دھویا اور نہ کنگھی کی تھی۔ اور ان بالوں کو گنگا میں چڑھا کر یہہ کلمات زبان پر لائی کہ بھائی میں نے سب کچھ جو گنہگاروں کو لازم تھا عملاً پورا کیا۔ اور جتنا دکھ انسان کی ذات برداشت کر سکتی تھی میں نے برداشت کیا۔ لیکن میری یہہ سب کچھ کر کے کوئی تسلی نہیں ہے۔

سب بت پرست شرمندہ ہوں جو بھوتوں پر
خدا کے سامنے سب معبود جھکاویں اپنا سر
زبور ۹۷: ۷ آیت
جو غیر سے ہر بار ملتے ہیں دکھ انکے بڑھینگے
نہ الیسوں کے تپاؤں گا پتاؤں لہو کے
زبور ۱۶: ۴ آیت

لاہور میں محلہ جوڑے موری میں ممی جگن ناتھ ملازم لوکو آفس نے خود کشی کر ڈالی +

جیل خانہ لاہور میں جبرو ڈاکو کو ۱۴ اکتوبر کو پھانسی دیدی گئی +

پنجاب میں خشکی چمک گئی +

واقعات اور رائیں

پنڈتہ راماں بائی کا سکول اور خود انکاری کی تعلیم۔ پنڈتہ راماں بائی اپنے سکول کی بیواؤں اور لڑکیوں کو ہمیشہ اوروں کے فائدے کے لئے خود انکاری کی تعلیم دیتی رہتی ہیں۔ حال میں اُن عورتوں نے یہہ سُنکر کہ چین میں امریکن بورڈ مشنز کا کیسا بھاری نقصان ہوا ہے وہ اپنے روزمرہ کے استعمال اور ضروریات میں سے کئی چیزوں کو چھوڑ کر مبلغ ایک ہزار روپیہ مشن کی مدد کے لئے بھیجے ہیں۔ علاوہ اس کے ان نیک دل عورتوں نے اور مشنوں اور کاموں میں بھی مدد کی ہے۔ پنڈتہ راماں بائی ان عورتوں کو اس طرح خود انکاری سکھلا کر بڑا مبارک کام کر رہی ہے۔ مسیحی لڑکے اور لڑکیوں کے بورڈنگ سکولوں کے پرنسپلوں اور اُستادوں کو اپنے طالب علموں کو اوروں کی مدد کرنے اور خود انکاری کے اصول سکھلانے میں بہت توجہہ دینی چاہیئے ؎

شملہ کے مسافروں پر ٹیکس۔ شملہ کی میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک مسافر سے جو ٹانگے میں سوار ہو کر شملہ جاویگا مبلغ سے روپیہ ٹیکس لیا جاویگا۔ اس طرح سے امید ہے کہ میونسپل کمیٹی کو دس ہزار روپیہ وصول ہو جاویگا۔ اور یہہ ٹیکس ہر ایک مسافر کو صرف ایک دفعہ ہی دینا پڑیگا۔ خواہ وہ کتنی دفعہ ٹانگے پر آوے یا جاوے ؎

ہندوستان میں قحط کا سبب۔ چند برس ہوئے یہہ بات بتلائی گئی تھی کہ ہندوستان میں قحط پڑنے کے وہی سال ہیں کہ جن میں مصر میں بہت ٹہر (طوفان) نہیں آیا۔ اب ہندوستان کے میٹرولاجیکل رپورٹر (موسم کے حالات تبلانے والا محکمہ) نے بھی اس کی صداقت قبول کرلی ہے۔ اگر یہہ بات سچ ہے تو اب کچھ عرصہ پہلے ہندوستان میں قحط کی آمد کا پتہ لگ سکا کریگا۔ اور لوگ اس کے لئے تیار ہو سکیں گے ؎

سبا کی ملکہ کا تاج۔ شوا کے اتھولی بادشاہ کی بیٹی نے جس کی شادی شاہ ابی سینیا کے بیٹے کے ساتھ ہوئی اپنی شادی کے موقعہ پر ایک سونیکا تاج پہنا کہ جس پر قیمتی پتھر لگے ہوئے تھے۔ روایت ہے کہ سبا کی ملکہ کو سلیمان کی طرف سے یہہ تاج دیا گیا تھا جس کو صدیوں سے شوا کے بادشاہوں نے نسلاً در نسلاً حفاظت سے رکھا ہوا ہے ؎

ہندوستان کی کل پریسبی ٹرین کلیسیاؤں میں اتحاد کے معاملے پر غور کرنے کے لئے منصوری کی بائبل کانفرنس کے ایک روز بعد قریباً ایک درجن مشنری فراہم ہوئے اور سب کی اتفاق رائے سے قرار پایا کہ ہم کو ایسی کوشش کرنا چاہیئے کہ تمام ہندوستان کے لئے بجائے چار بڑے پریسبی ٹرین فرقوں کے صرف یہی ایک پریسبی ٹرین کلیسیا ہو جاوے اور اس اتحاد کے لئے عملی طور پر کوشش کرنے کے لئے ایک زبردست کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ ہماری رائے میں یہہ اتحاد بہت ہی ضروری ہے۔ ہندوستان میں جہاں چھوٹی باتوں کے اختلاف کے سبب سے پہلے سے ہی بہت سے فرقے نظر آتے ہیں۔ مسیح کی کلیسیا میں غیر فرقوں کی مانند چھوٹی چھوٹی غیر اصولی باتوں کے سبب سے الگ الگ فرقوں کا قایم ہونا بڑی افسوسناک بات معلوم ہوتی ہے۔ اور ہم دل سے چاہتے اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند وہ دن جلد لاوے جبکہ کل ہندوستان میں صرف ایک ہی مسیحی کلیسیا ہو۔ اور وہ ہندوستانی کلیسیا کے نام سے پکاری جاوے۔ اور غیر ممالک کے نام جو اب تک اس ملک کی کلیسیاؤں کے ساتھ ایک دوسرے سے امتیاز کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں مٹ جاویں ؎

خوشی کی خبر ہے کہ بمبئی گورنمنٹ نے ارادہ کیا ہے کہ قحط زدہ یتیم بچّوں کے لئے صنعت و حرفت کی تعلیم کا بندوبست کرے۔ امید قوی ہے کہ یہہ انتظام یتیم بچّوں اور ملک کے لئے بہت ہی مفید ہوگا۔ اس طرح سے ہزارہا بچّے آزادانہ طور سے اپنا گذارہ کرنے کے لائق ہو جاویں گے۔ ہم کو یہہ معلوم کرکے بھی خوشی ہوئی ہے کہ مشنری صاحبان کی طرف سے بھی جو یتیم خانے کھولے گئے ہیں ان میں بھی دستکاری وغیرہ سکھلانے کا بندوبست ہو رہا ہے۔ اگر مشنری صاحبان یتیم خانوں میں دستکاری کے سکھلانے کا باقاعدہ بندوبست کریں گے تو کچھ عرصے کے بعد ہم ملک کے ہر حصے میں ہر قسم کے مسیحی کاریگر دیکھیں گے۔ جو اپنے اور کلیسیا کے لئے مفید ہونگے ؎

جناب نواب بہادر مرشدآباد نے چندہ طوفان زدگان کلکتہ کے لئے ایکہزار روپیہ دیا ہے ؎

کوہاٹ میں دیسی فوج پیادہ کے مکانات تھے حکم ہوا کہ ازسرِنو تعمیر کئے جائیں ؎

؎

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ اڈیٹر۔

مایوس مریضوں کو مژدہ

از ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۰ء تا ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء

اگر آپ کسی عارضہ سے لاچار ہیں۔ معمولی معالجہ یونانی و ڈاکٹری کرکے ناکامیاب ہیں تو مجھے بتلائیے آپ کو طریق سلامتی بتلاؤں؛

المشتہر
حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما شفاخانہ انگریزی و یونانی لاہور

۱ ضرورت ۲

ایک اینگلو ورنیکولر سارٹیفکٹ یافتہ استاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پینتالیس روپیہ ؛

المشتہر
جے۔ ٹوائیل مشن ہائی سکول گجرات پنجاب

رسید زر

مسٹر اے۔ اے۔ رورنند صاحب۔ آگرہ	[illegible]
معرفت مسٹر راما نند صاحب۔	[illegible]
سپرنٹنڈنٹ صاحب سٹیشنری کلکتہ۔	[illegible]
مسٹر دھان سنگھ صاحب۔ راپاپٹہ مدراس	[illegible]
مسٹر جے۔ ڈبلیو پلیس صاحب۔ انبالہ شہر	[illegible]
پادری وودھال صاحب بابت مسٹر غلام مسیح حسنا	[illegible]
ڈاکٹر وایٹ ہوس صاحب۔ الور۔ بابت اشتہار	[illegible]
ڈاکٹر بی۔ ایم۔ بک صاحب۔ میرٹھ	ے
سی۔ بی۔ ہال سکول۔ لودیانہ	[illegible]
پنڈت پربھودیال حسنا واسطے سوبل دیال بھاگلپور	[illegible]
پادری سی۔ ڈبلیو۔ فورمن صاحب۔ بابت اشتہار	[illegible]
مسٹر ایس۔ جے۔ ایڈون صاحب۔ آگرہ	[illegible]
پادری ایس۔ ایس آلنٹ صاحب۔ دہلی۔ بابت اشتہار	[illegible]
مسٹر رستم خاں صاحب۔ لاہور	[illegible]
حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما۔ لاہور۔ بابت اشتہار پیشگی	ے
مسٹر سوداگر مل۔ فیت مشن۔ بابت اشتہار	[illegible]

عقل کی باریکیاں

عقل کی باریکیاں دکھلا رہی ہیں شوخیاں
جس طرف دیکھو نظر آتا ہے حیرت کا سماں
ہر زمین شور حکمت سے بنی ہے بوستاں
خاک سے ہوتی ہے پیدا دولت لطف جہاں
کیوں نہ ہو عقل رسا بھی کبریا کی شان ہے
آدمی وہ با خدا ہے عقل کی جو کان ہے
آئینہ جس نے بنایا تھی سکندر کی وہ عقل
آب دیکھی جس نے تھی جو پائے گوہر کی وہ عقل
ہے تو ظاہر میں نہ سونے کی نہ پتھر کی وہ عقل
کام کرتی ہے بڑے ہے خود بڑے گھر کی وہ عقل
عقل ہوتی گر نہ دنیا میں تو دنیا خاک تھی
جسم پر ہوتی نہ گر موزوں نہ یہہ پوشاک تھی
عقل کی باریکیاں دیکھو تو کیا نیرنگ ہیں
جس طرف دیکھو نئے نقشے نرالے ڈھنگ ہیں
دیکھکر سامان حیرت اہل دنیا دنگ ہیں
موتیوں کی شکل میں اب ریزہائے سنگ ہیں
ریل کہتی ہے ہوا سے میں زیادہ تیز ہوں
تار کہتا ہے کہ میں بھی تو تحیر خیز ہوں

قول دانایاں

مصیبتیں پیروں پر آتی ہیں اور قدموں سے جاتی ہیں۔ مصیبتیں ہمیں دانا بنا دیتی ہیں۔ مصیبتیں ہمیں بتاتی ہیں کہ خوشی کیا ہے جن مصیبتوں کو ہم دور نہیں کر سکتے انہیں خوشی سے برداشت کرنا چاہیے۔ مصیبتیں جب سوئی ہوئی ہوں نہیں جگانی چاہئیں۔ ایک خطرہ پر بغیر دوسرے کے مشکل سے غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جو مصیبت تم بھوگ چکے ہو اور گذر گئی ہو اس کو یاد کرکے رونا نئی مصیبت کا پیدا کرنا ہے۔

مصیبت کا اندازہ تکلیف سے نہیں لگاتے بلکہ مصیبت زدہ کے مزاج سے ؛

از رفیق نسوان

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وایلی کے اہتمام سے چھپا ؛